سیرالیون میں جماعت احمدیہ کی خدمات

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۹ / جنوری ۱۹۸۸ء بمقام بوسیرالیون کے انگریزی متن کا اردو ترجمہ)

تشہد وتعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے اردو میں فرمایا:

الحمدللہ کہ محض اللہ کے فضل کے ساتھ میرا سیرالیون کا دورہ جس قدر گزر چکا ہے بہت ہی کامیاب رہا اور ہر پہلو سے کامیاب رہا اور میں امید رکھتا ہوں کہ بقیہ ایک دو روز جو مجھے اس ملک میں رہنے کی توفیق ملے گی انشاء اللہ ہر رنگ میں اللہ تعالیٰ اس قیام کو مفید بنا دے گا۔

اس کے بعد حضور نے انگریزی زبان میں خطبہ ارشاد فرمایا جس کا ترجمہ یہ ہے:

میں بتا رہا تھا کہ محض اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے میرا دورہ سیرالیون اب اختتام پذیر ہو رہا ہے یہ دورہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا ہے۔ میں بہت خوش اور مطمئن ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ بقیہ دو تین ایام میں بھی اللہ تعالیٰ اس دورہ کو کامیابی بخشے گا۔

میں دلی محبت کے ساتھ سیرالیون کی حکومت اور سیرالیون کے لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں خصوصاً صدر محترم عزت مآب جوزف مومو صاحب کا جنہوں نے ذاتی دلچسپی سے میرے دورہ کو کامیاب کرنے میں مدد دی اور ان کی خصوصی شفقت اور تعاون شامل حال ہونے کے نتیجہ میں یہ دورہ کامیاب رہا۔ اسی طرح جن سیاسی راہنماؤں، وزراء کرام، ممبران پارلیمنٹ، شہروں کے میئر صاحبان کو میں دورہ کے دوران ملا انہوں نے بھی اور اسی طرح ہر سطح کے حکومتی افسران خاص طور پر محکمہ پولیس نے پورے ملک میں انتہائی شفقت کا برتاؤ کیا اور ہمیں آرام پہنچایا، بہترین استقبال کیا اور عمدہ طور پر خیال رکھا۔

یہ اظہار محبت اور شفقت اور مہمان نوازی جہاں ایک طرف آپ کے صدر محترم اور ان کی

حکومت کی شرافت کا اظہار ہے وہاں یہ ان خدمات کے اعتراف کا اظہار بھی ہے جو جماعت احمدیہ نے اس ملک کیلئے کی ہیں۔

جماعت احمدیہ سیرالیون نے بالخصوص اور جماعت احمدیہ عالمگیر نے بالعموم پچھلے پچاس سال سے اس ملک کی جو بے لوث اور مخلصانہ خدمت کی ہے اب اس کے نتائج نکلنے شروع ہو گئے ہیں۔ ہر جگہ لوگ ان خدمات سے باخبر ہیں اور بہت شکر گزار ہیں۔ پس الحمدللہ جماعت نے پچاس سال پہلے جو کام انتہائی مشکلات اور خطرات میں شروع کیا تھا اب وہ اپنے شاندار منطقی انجام کو پہنچ رہا ہے۔ تین شعبوں میں جماعت احمدیہ سیرالیون نے ترقی کے میدان میں تیز رفتاری سے قدم آگے بڑھایا ہے جس کا ہم آج مشاہدہ کر رہے ہیں۔

نمبر ا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے مبلغین اپنے فرائض غیر معمولی وقف کی روح کے ساتھ اور بے نفس ہو کر ادا کر رہے ہیں۔ انہیں لوگوں سے میل جول میں زبانوں پر پورا عبور نہ ہونے کے باعث بعض مشکلات کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہوگا لیکن وہ انتہائی محنت سے ان مشکلات پر قابو پانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان میں سے بعض نے تو حیران کن حد تک مقامی زبانوں میں مہارت حاصل کر لی ہے۔ مجھے علم ہے کہ بعض ان میں سے کمزور بھی ہیں لیکن میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ آج سے وہ مقامی زبانوں کو سیکھنے کیلئے خصوصی توجہ کریں گے اسی مہارت کے ساتھ جس مہارت سے یہ ملک میں بولی جاتی ہیں تا کہ وہ زبان کے لحاظ سے انہی جیسے لگیں۔ اگر چہ محبت کے حوالے سے وہ ہمیشہ انہی میں سے ایک ہیں۔

میں خاص طور پر مقامی معلمین کی کارکردگی سے بہت متاثر ہوا ہوں جو جامعہ احمدیہ میں زیر تعلیم نہیں رہے، جو بدقسمتی سے جامعہ احمدیہ میں تربیت تو حاصل نہیں کر سکے لیکن جو کمی علم میں رہ گئی تھی وہ اسے اپنے جذبہ اور عزم سے پوری کر رہے ہیں۔ وہ انتہائی پر جوش معلمین ہیں، مکمل طور پر وقف شدہ اور مقامی زبانوں میں اتنی مہارت رکھتے ہیں اور اتنے اچھے مقرر ہیں اللہ کے فضل سے کہ جب کبھی بھی میں نے ان کو اپنی مقامی زبان میں بولتے سنا اگر چہ میں براہ راست اسے سمجھ تو نہیں سکتا تھا لیکن وہ بیان سیدھا میرے دل میں اتر جاتا رہا۔ ان کا پیغام پہنچانے کا انداز بہت عمدہ اور خلوص، وقف اور محبت سے سرشار ہے۔ اس جذبہ کے ساتھ کہ یہ پیغام دوسروں تک پہنچانا ہے۔ ان کی

زبان کی مہارت اتنی نمایاں ہوتی کہ میں سننے والے لوگوں کے چہروں پر اس کا اثر دیکھ سکتا تھا۔ چنانچہ مجھے بہت خوشی ہوئی ۔ اگر چہ نظام تبلیغ میں یہ دوسری صف میں شمار کئے جاتے ہیں لیکن اللہ کے فضل سے حقیقت میں یہ کسی لحاظ سے بھی تبلیغ کی صف اول سے کم نہیں ہے۔

ان کی خدمات کے اعتراف میں نے فیصلہ کیا ہے کہ سیرالیون میں ایک مکمل جامعہ احمدیہ بنایا جائے ۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کیلئے ایک پیراماؤنٹ چیف نے اپنے علاقہ میں جگہ دینے کی آمادگی ظاہر کی ہے۔ وہ جماعت احمدیہ کی خدمات سے بہت متاثر ہیں ۔ انہوں نے کسی دنیاوی سکول یا کالج بنانے کا مطالبہ نہیں کیا بلکہ انہوں نے کہا کہ اگر آپ کی جماعت کے ساتھ اس کی تیز رفتار ترقی میں تعاون کیا جائے تو یہ اس ملک کی عظیم خدمت ہوگی ۔ تو اس نقطہ نظر سے انہوں نے ایک بہت بڑا قطعہ اراضی دینے کا اعلان کیا ہے اور ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا ہے تا کہ یہاں سیرالیون میں ایک مکمل جامعہ احمدیہ شروع کیا جائے۔

معاشرے کا دوسرا حصہ جس کی خدمات سے میں بہت زیادہ متاثر ہوا ہوں وہ **احمدیہ سکولز کا سٹاف** ہے ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان میں بہت سے احمدی واقفین زندگی ہیں لیکن ان کے علاوہ بہت سے ایسے ہیں جو کہ احمدی بھی نہیں لیکن ان کی ادارے کے ساتھ وفا ایسی ہے کہ وہ ایک احمدی کی روح کے ساتھ خدمت کر رہے ہیں ۔ ان کا جو بھی مذہب ہے میں نے تو عیسائیوں کو بھی احمدیہ سکولز میں احمدیت کے پیغام کے ساتھ مکمل انہاک سے خدمت کرتے ہوئے پایا انہیں نظام احمدیت کے ساتھ تعاون کرنے اور احمدیہ روح کو بچوں میں پروان چڑھانے میں کوئی بھی تحفظات نہیں ہیں ۔ تو یہ بہت خاص خوبی ہے سیرالیون کے لوگوں کی ۔ وہ جس مقصد کیلئے خدمت کرتے ہیں اس کے ساتھ مخلص ہوتے ہیں اس میں وہ اپنی ذاتی ترجیحات اور مذہب کو خاطر میں نہیں لاتے۔

احمدی واقفین زندگی جو باہر سے یہاں آتے ہیں وہ انتہائی صبر وتحمل اور عزم کے ساتھ خدمات بجالا رہے ہیں اور خواہش مند ہیں کہ وہ ذاتی آرام اور خاندان کو بالائے طاق رکھتے ہوئے خدمات بجالاتے رہیں ۔ ان میں سے بہت سے ایسے ہیں جو کہ گزشتہ چوبیس سال سے یہاں خدمات بجالا رہے ہیں ۔ ان میں سے بہتوں نے اپنے پیچھے اپنے پیاروں کی جدائی بھی برداشت کی اور اپنے پیاروں کی بیماری یہاں تک کہ ان کی وفات کے موقع پر بھی خاندان والوں سے نہیں مل سکے

کہ ان سے تعزیت کرسکیں۔تو یہ ایک بہت بڑی قربانی ہے جو جماعت احمدیہ یہاں خاموشی اور صبر کے ساتھ محض اللہ کی خوشنودی کیلئے اور خدا کی مخلوق کی خدمت کیلئے کر رہی ہے۔

پرنسپل صاحبان اور ان تعلیمی اداروں کے سربراہان خصوصی شکریہ اور مبارکباد کے مستحق ہیں جو کہ نظام تعلیم کیلئے زبردست خدمات بجالا رہے ہیں۔نہ صرف احمدیت کیلئے بلکہ نظام تعلیم کیلئے بھی۔ جہاں کہیں بھی میں نے دورہ کیا ہے اور جہاں بھی حکومت کے اہم دفاتر کے لوگوں سے یا شہر کی اہم شخصیات سے ملا ہوں ان سب نے احمدیہ سکولز اور کالجز کے اعلیٰ نظم وضبط اور معیار کی میرے سامنے تعریف کی اور اس پر شکریہ ادا کیا۔ان تعلیمی اداروں میں جو طلبہ پڑھ رہے ہیں ان کا معیار بہت غیر معمولی ہے۔ان میں سے بعض نے تو براہ راست میرے سامنے اس کا اظہار نہ صرف مبارکباد دیتے ہوئے کیا بلکہ انہوں نے کہا کہ ان کو اور بھی ادارے میسر تھے جو بظاہر دنیاوی لحاظ سے اعلیٰ معیار کے تھے اور ساز وسامان کے لحاظ سے بھی بہتر تھے لیکن ہم نے اپنے بچوں کو احمدیہ اداروں میں بھجوانے کو ان اداروں پر اعلیٰ اخلاقی نظم وضبط اور معیار کی وجہ سے ترجیح دی۔ان باتوں کے علاوہ معیار تعلیم بھی اپنی ذات میں بہت اونچا ہے۔تو ان تمام چیزوں کی موجودگی ان اداروں کے سربراہوں کو ایک بہت بڑا اخراج تحسین پیش کرتی ہے۔اللہ ان پر فضل نازل فرمائے اور ان کی مدد فرمائے کہ وہ یہ غیر معمولی معیار مستقبل میں بھی ہمیشہ برقرار رکھ سکیں۔

(اس موقع پر بجلی میں تعطل پیدا ہو گیا اور ساؤنڈ سسٹم معطل ہو گیا۔بجلی بحال نہ ہونے پر حضور نے بغیر لاؤڈ سپیکر کے خطبہ جاری رکھا اور فرمایا:)

گزشتہ کچھ عرصہ سے احمدیہ سکولز میں نئے مذہبی نغمات متعارف کروانے کا رجحان پیدا ہو رہا ہے۔ان میں احمدیہ ترانہ بہت مشہور ہے جو کہ پورے ملک میں بہت مقبولیت حاصل کر رہا ہے۔تمام طلبہ خواہ وہ کسی مذہب اور مسلک سے تعلق رکھتے ہوں وہ بڑے فخر کے ساتھ اس نغمے میں شامل ہوتے ہیں اور یہ نغمہ قومی ترانے کے بعد بہت مقبول ہو رہا ہے۔اس کے علاوہ بھی بہت سے ترانے سکولز میں متعارف کروائے جا رہے ہیں۔میری تجویز ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ کی محبت ان ترانوں کے ذریعہ دلوں میں بٹھائی جاسکتی ہے کیونکہ افریقہ کے عوام موسیقی کے شوقین ہیں۔موسیقی کے آلات کے ذریعہ سے بہت کچھ حاصل کیا جاسکتا ہے جو کہ عام تقریروں سے حاصل نہیں

ہوسکتا۔ اگرچہ ہم آلات موسیقی پر یقین نہیں رکھتے لیکن ہم موسیقی کو اسلامی اقدار پھیلانے کیلئے ایک آلہ کے طور پر استعمال کرنے پر یقین رکھتے ہیں۔ موسیقی سے میری مراد ترانے کا ردھم وغیرہ ہے۔ یہ ترانے جو میں نے ہر جگہ سنے ہیں اگرچہ یہ آلات موسیقی کی مدد کے بغیر گائے گئے تھے پھر بھی ان میں کسی قسم کی کوئی کمی نہ تھی۔ افریقی آواز کی خوبی ہے کہ وہ اپنی ذات میں ہی بہت مترنم ہے نیز بہت شاندار اور دل کو لبھانے والی ہے اور آپ کبھی یہ محسوس نہیں کر سکتے کہ کسی چیز کی کمی رہ گئی ہے کیونکہ آواز اپنی ذات میں ہی کافی ہے اس پر مستزاد یہ کہ ہر روح فطرتی طور پر موسیقی مزاج ہے اور انہوں نے اپنی روح اور جذبات کو بہت زیادہ ان نغمات میں ڈالا ہوا ہے۔ میں بہت ہی زیادہ متاثر ہوا اور خوشی کی لہر میرے دل میں دوڑ گئی جب میں نے مشاہدہ کیا کہ عیسائی بھی احمدی طلبہ کے ساتھ خوشی اور محبت کے ساتھ ان ترانوں میں شامل تھے جو رسول اللہ ﷺ کی مدح میں آپؐ پر درود بھیجنے کیلئے گائے جارہے تھے۔ اللہ کی بہت رحمتیں اور برکات آپؐ پر نازل ہوں۔ جب احمدی بچے نعتیں گاتے تھے اور رسول کریمؐ پر ان الفاظ میں درود بھیجتے تھے **صل علی نبینا صل علی محمد، صل علی شفیعنا صل علی محمد** تو تمام سامعین نہ صرف عیسائی طلبہ بلکہ تمام سامعین ایک فطرتی روانی میں ان کے ساتھ شامل ہو جاتے تھے اور حمد یہ اور محبت کے نغمات میں ان کے ساتھ شامل ہو کر پیغمبر اسلام ﷺ پر درود وسلام بھیجتے ہیں اور وہ سب بیک زبان ہو کر ایک آواز میں گاتے:

صل علی نبینا صل علی محمد صل علی شفیعنا صل علی محمد

صل علی رسولنا صل علی محمد صل علی حبیبنا صل علی محمد

پس میں امید کرتا ہوں کہ مستقبل میں اس رجحان کی وسیع تر اور بھرپور انداز میں حوصلہ افزائی کی جائے گی اور احمدی ترانے سیرالیون کے لوگوں کے ترانے بن جائیں گے۔ میری یہ بھی تجویز ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظموں میں سے جو محبت الٰہی اور عشق رسولؐ اور انسانی ہمدردی پر مشتمل ہیں ان کا چناؤ کر کے ان کا یہاں کی مقامی زبانوں مثلاً مینڈے، ٹمنی اور کریول وغیرہ میں ترجمہ کیا جائے اور ان کو احمدی دیہاتوں میں متعارف کروایا جائے جہاں باقاعدگی کے ساتھ صبح اور شام ان ترانوں کو گایا جائے خواہ وہ اس وقت کام کر رہے ہوں یا وہ ان کے آرام کا وقت ہو۔ یہ طریق احمدیوں کو تمام ملک میں اعلیٰ اخلاق سکھانے میں مدد دے گا۔

اب میں **طبی خدمات** کا ذکر کرتا ہوں جو جماعت احمدیہ کی طرف سے اس ملک میں کی گئی ہیں۔ یہ ملک جیسا کہ آپ بہتر جانتے ہیں بہت غریب ہے اور بہت سی ان چیزوں سے محروم ہے جو کہ صحت اور حفظان صحت کے اعلیٰ معیار کو قائم رکھنے کیلئے ضروری ہیں۔ اس ملک کو طبی امداد کی اس سے زیادہ ضرورت ہے جو اسے اب تک دی گئی ہے۔ بہر حال احمدی ڈاکٹرز زبردست اور حیرت انگیز کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے یہاں کے تمام طبقہ ہائے زندگی کو اس قدر متاثر کیا ہے کہ میں نے کبھی اس حد تک کسی میڈیکل کور یا طبی شعبے سے متاثر ہوتے لوگوں کو نہیں دیکھا جتنا لوگ جماعت احمدیہ کے ڈاکٹرز اور ان کے عملہ سے متاثر ہیں۔ ایک ممبر پارلیمنٹ نے پبلک میں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ احمدی ڈاکٹرز جس طرح خدمت کر رہے ہیں وہ ناقابل یقین اور حیرت انگیز ہے۔ جو آپریشن وہ بغیر ضروری سہولیات اور بغیر مناسب آلات جراحی کے کر رہے ہیں اور جس تعداد میں مریضوں کی دیکھ بھال کر رہے ہیں یہ دماغ چکرا دینے والا معاملہ ہے۔ کوئی یہ یقین نہیں کر سکتا کہ ایک انسان اس حد تک کام کر سکتا ہے۔ آخر پر اس نے کہا کہ سب سے حیرت والی بات یہ ہے کہ اس کے ہاتھوں ایک مریض بھی موت کے منہ میں نہیں گیا۔ یہ کس قدر عجیب معجزہ ہے! جو اس قسم کی باتیں کرتے ہیں میں نے ان کو پہلے بھی بتایا ہے اب بھی بتاتا ہوں کہ یہ اللہ کے فضل کا معجزہ ہے۔ ہماری تعلیم ہے کہ ہم ہر کام شروع کرنے سے پہلے دعا کرتے ہیں۔ پس ہر احمدی ڈاکٹر مریضوں کو صرف اس طبی علم کی بنا پر نہیں دیکھتا جو اس نے میڈیکل کالج میں حاصل کیا ہے بلکہ وہ مریضوں کی روحانی علم کے لحاظ سے بھی مدد کرتا ہے جو اس نے بحیثیت ایک ممبر جماعت احمدیہ ہونے کے حاصل کیا ہے تو وہ ان کیلئے دعا کرتا ہے۔ وہ اللہ سے اس کے رحم کا خواستگار ہوتا ہے۔ اس کے مریضوں کی بے لوث خدمت اور بھر پور جذبہ وقف اللہ کے حضور ایک خاموش دعا بن جاتی ہے۔ یہ وہ بات ہے جس پر میں ضرور زور دونگا۔ میں چاہتا ہوں کہ ہر احمدی میں یہ خوبی پیدا ہو جائے۔ اگر آپ لوگوں سے محبت کریں گے، اگر آپ اخلاص اور بے غرضی کے ساتھ ذاتی اجر کو بالائے طاق رکھ کر ان کی خدمت کریں گے تب ان کی بہتری کیلئے خالص وقف اللہ کے حضور محبوب عمل بن جائیگا۔ اس حالت میں اپنی خدمت کے ساتھ اگر آپ زبانی دعا نہ بھی کر رہے ہونگے تو آپ کی خدمت ایک خاموش دعا بن جائیگی جو اللہ کا فضل طلب کر رہی ہوگی۔ تو یہ ہے وہ زائد خوبی احمدیہ طبی خدمات میں جو دوسری جگہ

آپ کو نہیں ملے گی نہ صرف اس ملک میں بلکہ دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی نہیں ملے گی۔

اب میں سیرالیون کے احمدیوں کی عمومی حالت کا ذکر کرتا ہوں جن کو خوش قسمتی سے مجھے بہت قریب سے دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ جہاں کہیں بھی میں نے دورہ کیا ہے وہاں میں نے جماعت احمدیہ کے بہت بڑے طبقہ کے ساتھ ملاقات کی ہے۔ان کو میں نے بہت قریب سے مشاہدہ کیا ہے۔ میں ان کے ساتھ مجالس سوال و جواب میں گھنٹوں بیٹھا ہوں۔ میرا مشاہدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ وہ بہت ہی مستعد اور مخلص احمدی ہیں۔ وہ اسلام کی خاطر ہر قسم کی قربانی دینے کیلئے تیار بیٹھے ہیں۔ میں نے محسوس کیا ہے کہ وہ عمومی طور پر غریب لوگ ضرور ہیں مگر وہ اپنے ایمان اور اخلاص کے معیار سے غریب نہیں ہیں۔ جہاں کہیں بھی میں نے دورہ کیا میں نے بوڑھوں اور جوانوں دونوں کو برابر ذہین، روشن دماغ اور متحرک پایا۔ اگر ان کو ان خوبیوں کے استعمال کے مناسب مواقع مل جائیں تو وہ ستاروں کی طرح چمک سکتے ہیں۔ مگر بدقسمتی سے یہ لوگ ضروری مواقع سے محروم ہیں۔

پس جماعت احمدیہ کو اپنی خدمات کا دائرہ دوسرے شعبوں تک بھی پھیلانا چاہئے اور مجموعی طور پر ملک کو ہر پہلو سے مدد دینی چاہئے تا کہ یہاں کے غریب عوام کو اپنی اندر موجود صلاحیتیں دکھانے کا موقع مل سکے اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو شاندار خوبیوں سے نوازا ہے اور آپ صلاحیت کے لحاظ سے ایسی قوم ہیں کہ دنیا کی کسی دوسری قوم سے کم نہیں۔ لیکن جہاں تک اسلامی تعلیمات کے ضمن میں خدمات کو وسیع کرنے کا تعلق ہے، جہاں تک اسلامی تعلیم و تربیت کا تعلق ہے۔اس میں بہت زیادہ وسعت اور بہتری کی ضرورت ہے۔ میں نے محسوس کیا ہے کہ لوگوں کے ساتھ وسیع رابطہ خاص طور پر نو جوان نسل کے ساتھ رابطہ تسلی بخش نہیں ہے۔ میں نے لوگوں کو انتہائی بنیادی اور ابتدائی قسم کے سوالات کرتے ہوئے پایا جس کے بارہ میں انہیں پہلے ہی علم ہونا چاہئے تھا۔ اگر چہ انہوں نے انتہائی گہرے، دلچسپ اور علمی سوالات بھی پوچھے ہیں لیکن عمومی طور پر میں نے محسوس کیا ہے کہ ہم تعلیم و تربیت کے معاملہ میں کمی دکھا رہے ہیں یہی وجہ ہے کہ احمدیت کا پھیلاؤ جس قدر تیز ہونا چاہئے تھا اس طرح نہیں ہو رہا۔ جب بھی میں ان کے سوالوں کا جواب دیا میں نے ان کے چہروں پر اطمینان کی مسکراہٹ بکھرتی ہوئی دیکھی اور تسلی کی چمک ان کی آنکھوں میں اجاگر ہوئی۔ یہ دیکھنے کے بعد مجھے یقین ہو گیا ہے کہ اگر سیرالیون کے تمام احمدی بڑوں کو بھی اور

جوانوں کو بھی اسلامی تعلیمات کی تربیت دی جائے خاص طور پر ان علاقوں میں جہاں ہم دوسرے مسلمان فرقوں سے اسلام کے بارہ میں مختلف رائے رکھتے ہیں جو کہ لازماً قرآنی اصولوں اور پیغمبر اسلام ﷺ کے بیان کردہ اصولوں پر مبنی ہے۔تاہم ابھی بھی کئی علاقے اختلاف رائے کے موجود ہیں۔ان علاقوں میں خاص طور پر ان کی تعلیم کا سامان ہونا چاہئے۔وہ تمام اطراف سے خوفزدہ ہیں۔ بہت مشکل اور الجھے ہوئے سوالات دوسرے ملنے والے لوگوں کی طرف سے ان سے کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ اگر انہیں اچھی طرح تربیت نہ دی گئی تو وہ اعتماد کی کمی کا شکار ہو جائیں گے اور کبھی بھی ایسے داعیان الی اللہ کے طور پر نہیں نکلیں گے جس طرح کی مستقبل میں میری خواہش ہے۔پس اس بارہ میں خصوصی توجہ دی جانی چاہئے۔

جو سوالات پوچھے گئے ان میں بیشتر کے جوابات ان کیسٹس میں پہلے ہی موجود تھے جو آپ کے سیرالیون مرکز کو بھجوائی جا چکی ہیں۔ان موضوعات پر میری سینکڑوں گھنٹوں کی گفتگو موجود ہے اور متنازعہ امور پر کوئی بھی ایسا سوال نہ تھا جس پر تفصیل کے ساتھ، ہر پہلو اور ہر نقطۂ نظر سے جواب نہ دیا جا چکا ہو۔پس میں انتظامیہ کو ہدایت دے چکا ہوں کہ وہ کمیٹیاں قائم کریں۔ایک کمیٹی کریول میں ترجمہ کیلئے دوسری ٹمنی زبان میں ترجمہ کیلئے اور تیسری مینڈے زبان میں ترجمہ کیلئے۔ یہ کمیٹیاں میرے سینکڑوں گھنٹوں پر مشتمل سوالوں کے جوابات میں سے ایسے پیرا گراف اور ایسے حصوں کا انتخاب کریں جو اس ملک کے لحاظ سے زیادہ متعلق اور مفید ہوں۔پس میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ مستقبل قریب میں آپ سب کو وہ کیسٹس مہیا ہو جائیں گی، سیرالیون میں ہر جگہ۔جو ان سوالات کے جوابات پر مشتمل ہوں گی جن سوالوں کا آپ کو غیر احمدیوں کی طرف سے سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مجھے یقین واثق ہے کہ آپ کی روح اور جذبہ کی فراوانی کی بدولت جس کا میں نے سیرالیون کے عام احمدیوں میں بھی مشاہدہ کیا ہے۔اگر تبلیغ کا یہ طاقتور آلہ مہیا کر دیا گیا تو انشاء اللہ یہ سب مستعد اور کامیاب داعیان الی اللہ بن جائیں گے اور یہاں احمدیت کا پھیلاؤ کئی سو گنا زیادہ ہو جائے گا۔پس انشاء اللہ آپ جلد وہ دن ضرور دیکھیں گے جب آپ سب کو ضروری مواد مہیا کر دیا جائیگا۔میں نے یہ بھی ہدایت کی ہے کہ اگر کسی غریب جماعت میں،غریب دیہات میں لوگوں کو کیسٹ ریکارڈر خریدنے کی استطاعت نہیں ہے تو انہیں یہ مفت مہیا کیا جائے اور اس کے چلانے کے اخراجات بھی

ساتھ دیئے جائیں۔ پس انشاء اللہ آپ اپنے ہم وطنوں کو تبلیغ کرنے کے قابل بنتے ہیں تو غربت آپ کی راہ میں کھڑی نہیں ہوگی۔

تعلیم کے میدان میں اور دینی علم اور دینی عمل کی تربیت میں میں نے خاص طور پر مشاہدہ کیا ہے کہ مدد کی ضرورت ہے تا ہم اپنے بچوں کو نماز سکھانے کے قابل بنا سکیں یعنی عربی الفاظ ترجمہ کے ساتھ۔ روزمرہ کے معاملات میں مسلم رویوں کا علم بھی ہو۔ کیسے نماز پڑھنی ہے، اس سے پہلے کیا کرنا ہے۔ نماز میں کیا نہیں کرنا اور نماز میں اور نماز کے بعد کیا کرنا ہے۔ آپ اپنی روزمرہ زندگی کو کیسے نمونہ بنا سکتے ہیں، جب آپ سو کر اٹھتے ہیں تو آپ نے کیا دعا کرنی ہے۔ جب آپ سونے کیلئے جاتے ہیں تو آپ نے کیا دعا مانگنی ہے وغیرہ وغیرہ۔ روزمرہ کی زندگی میں اس ملک میں ان چھوٹی چھوٹی ہدایات کی بہت ضرورت ہے۔

اسلامی فقہ کے اور بھی کئی پہلو ہیں جن کے بارہ میں سیرالیون اور افریقہ کے دوسرے ممالک کے احمدی آگاہ نہیں ہیں۔ تو وہ غیر ارادی طور پر اسلامی اصولوں اور اسلامی شریعت کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ محض لاعلمی میں کہ کیا شریعت ہے اور کیا شریعت نہیں ہے۔ تو کوئی انہیں شعوری طور پر گناہ گار قرار نہیں دے سکتا۔ لیکن گناہ گناہ ہی ہے خواہ یہ شعوری ہو یا غیر شعوری۔ پس ہمیں آپ کو زیادہ سکھانے کی ضرورت ہے اور اس انداز اور نظام کے ساتھ کہ سیرالیون میں ہر احمدی طبقہ زندگی تک پہنچ جائے اور کسی قسم کا کوئی خلا یا محرومی باقی نہ رہ جائے۔ عورتیں روزمرہ کے اخلاق و آداب کے بارہ میں سیکھیں، مرد بھی تربیت دیئے جائیں اور بچوں کی تربیت کا بھی سامان ہو اور میں پھر کہوں گا کہ ہمیں کیسٹس کے عظیم ذریعہ کو تربیت اور تعلیم کیلئے استعمال کرنا چاہئے۔ انشاء اللہ مرکز ان ہدایات کی روشنی میں اس قسم کی کیسٹس کی تیاری کیلئے کمیٹیاں بنائے گا۔

آپ کو یہ بات سن کر خوشی ہوگی کہ قرآن کریم کا ترجمہ آپ کے ملک کی دو بڑی زبانوں مینڈے اور ٹمنی میں زیر کارروائی ہے اللہ کے فضل سے منتخب آیات قرآنی کا ترجمہ تو شائع ہو چکا ہے۔ باقی قرآن کریم کا ترجمہ بڑی توجہ اور کوشش کے ساتھ ہو رہا ہے۔ اگرچہ ملک کا اکثر طبقہ لکھ اور پڑھ نہیں سکتا لیکن کیسٹس کی مدد سے ہم لوگوں کو اس ترجمہ کے ذریعہ ان کی اپنی زبان میں قرآن کریم پڑھانا شروع کر سکتے ہیں۔ انشاء اللہ قرآن سکھانے کیلئے کیسٹس بھی تیار ہو جائیں گی۔ یہ کیسٹس نہ

صرف قرآن کریم کے معانی سکھائیں گی بلکہ ان کے ذریعہ قرآن کریم کی تلاوت بغیر غلطی کے کرنے میں بھی مدد ملے گی۔ پس اللہ کے فضل سے سال کے اختتام تک آپ کو اسلامی معاملات اور قوانین کے بارہ میں کافی حد تک معلوم ہو چکا ہوگا کہ کس طرح بہتر انداز میں آپ خود کو اسلامی طرز حیات میں ڈھال سکتے ہیں۔

آخر پر میں سیرالیون کی انتظامیہ کیلئے اور تمام احمدیوں کیلئے اس اظہار محبت پر جو آپ نے کیا، گہرے جذبات شکر کا اظہار کرنا چاہتا ہوں آپ کی مہمان نوازی پر، ان خدمات پر جو آپ نے میری اور میرے قافلہ والوں کی پورے دورہ سیرالیون کے دوران انجام دی ہیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں ان کوششوں پر آپ کا انتہائی قدردان ہوں۔ میں ہمہ وقت آپ کیلئے دعائیں کرتا رہا ہوں اور آپ کو ہمیشہ اپنی دعاؤں میں یاد رکھوں گا۔

میں ان تمام لوگوں سے آگاہ ہوں جو مختلف طریق سے خدمات بجالاتے رہے ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ آپ میں سے وہ لوگ بھی ہیں جو بہت غریب ہیں اور وہ کسی قسم کے اخراجات نہیں کر سکتے لیکن انہوں نے وہ سب کچھ پیش کر دیا جو اللہ نے ان کو دے رکھا ہے۔ وہ جماعت کی خاطر خدمت کر رہے ہیں اور اس دورہ کی ضرورتوں کے پیش نظر وہ اپنے قیمتی وقت کے ساتھ حاضر ہوتے رہے ہیں۔ کچھ ایسے نوجوان لڑکے اور بوڑھے بھی ہیں جو کہ پورے دورہ میں ہمارے ساتھ رہے ہیں اور جہاں کہیں بھی ہم نے دورہ کیا ہے مقامی رضا کاران ہماری مدد کیلئے آگے آئے ہیں اور میں ان کے جذبہ خلوص اور قربانی سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ بعض ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے دن رات لگاتار کام کیا ہے۔ بدقسمتی سے شروع میں عدم توجہگی کی بنا پر انہیں کھانا تک بھی مہیا نہیں کیا گیا۔ یہ بات ہمارے لئے قابل شرم ہے کہ جماعت احمدیہ جو اپنی مہمان نوازی کی روایت اور حسن انتظام کے لحاظ سے بہت اچھی شہرت کی حامل ہے، اس سے اس اہم شعبہ میں کوتاہی نہیں ہونی چاہئے تھی۔ لیکن جلد ہی اس غلطی کو درست کر دیا گیا اور پھر اللہ کے فضل سے ہر چیز فطرتی بہاؤ کے مطابق درستگی سے چلتی رہی۔ تو میں ان تمام خدمات سے پوری طرح آگاہ ہوں۔ میں ان لوگوں سے بھی پوری طرح آگاہ ہوں جنہوں نے اپنی رقوم فراخدلی کے ساتھ خرچ کیں اور جو کچھ اللہ نے ان کو دیا ہے وہ انہوں نے ہمارے لئے مہیا کر دیا مثلاً موٹر کاریں۔ اسی طرح بعض دیگر ضروریات کیلئے انہوں نے ذاتی طور

پر قربانی کی ہے۔ اگر چہ یہ ان لوگوں کے نام لینے کا موقع نہیں ہے لیکن ان لوگوں کے نام میرے دل پر اور میرے قافلہ والوں کے دل پر نقش ہو گئے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم ان کو اپنی دعاؤں میں محبت اور خلوص کے ساتھ یاد رکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ پر فضل فرمائے۔ آمین۔

انشاء اللہ ہم آپ کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں گے اور میں درخواست کرتا ہوں کہ آپ بھی ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اور خاص طور پر پاکستان کے احمدیوں کو یاد رکھنا نہ بھولیں جو کہ اپنے ایمان کی خاطر، شرف انسانی کی حرمت کی خاطر اور اپنے اللہ اور رسول اکرمؐ کی خاطر ایک لمبے عرصہ سے تکالیف سے گزر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ وہاں ان کے حالات بہتر کرے اور شعور انسانی، قدر انسانی اور شرف انسانی کی آزادی عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ وہاں ایسی انقلابی تبدیلیاں پیدا فرمائے کہ بجائے اس کے کہ ملک اسلام کی بنیادی تعلیمات اور اقدار کا دشمن ہو جائے وہ اسلام اور انسانیت کا خدمت گار بن جائے۔ اللہ ان پر بھی فضل فرمائے اور آپ پر بھی فضل فرمائے۔ اس کے ساتھ میں آپ کو خدا حافظ کہتا ہوں۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔